ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

الفضل قادیان

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۷ | مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۴ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۳ء ہجری | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں خیریت ہے۔ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کچھ ناساز ہے۔

(۲) حضرت خلیفہ اول رضہ کے اہل وعیال بخیریت ہیں۔

(۳) حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ خیریت سے ہیں۔ اور خدمات دینی میں مصروف۔ درس قرآن شریف حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب دیتے ہیں۔ درس حدیث حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل (۴) حضرت امیر کی خدمت میں کئی اصحاب نے خدمت دین کے لئے کابل جانے کے لئے درخواستیں دی ہیں۔ اور بطور والنٹیر اپنے آپ کو پیش کیا ہے (۵) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ساتھ جانے والے احباب کے اہل وعیال میں خیریت ہے۔ (۶) قادیان میں ملیریا کی شکایت ترقی پر ہے۔ مگر الحمد للہ ہیضہ کا کوئی نیا کیس نہیں ہوا۔

(۷) آج ۸ ستمبر کو اچھی بارش ہو گئی ہے۔

نظم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام

اہل پیغام سے خطاب

یہ نظم ۱۵ اگست کو حضور نے کہی۔ اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اپنے ایک خط میں جو انہوں نے برنڈزی (اٹلی) سے جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو لکھا ارسال کی ہے۔

اہل پیغام یہ معلوم ہوا ہے مجھ کو
میرے آتے ہی ادھر تم پہ کھلا ہے یہ راز
تم میں وہ زور وہ طاقت ہے کہ گر چاہو تو
آزمایش کے لئے تم نے چنا ہے مجھ کو
مجھ کو کیا شکوہ ہو تم سے کہ میرے دشمن ہو
حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
میری غیبت میں لگا لو جو لگانا ہو زور

بعض احباب وفاکیش کی تحریروں سے
تم بھی میدان دلائل کے ہو زنبیروں سے
چھلنی کر سکتے ہو تم پشت عدا تیروں سے
پشت پر ٹوٹ پڑے ہو میری شمشیروں سے
تم یونہی کرتے چلے آئے ہو جب پیروں سے
وہ بچائیگا مجھے سارے خطا گیروں سے
تیر بھی پھینکو کرو حملے بھی شمشیروں سے

(اطلاع:- صفحہ ۳ تا ۶ کا پتھر پریس پر چھپتے چھپتے ٹوٹ گیا۔ اس لئے جن دوستوں کو اخبار عمدہ حالت میں نہ پہنچے۔ معاف فرمائیں۔ مینجر)

پھر تو جتنی جماعت ہے میری بیعت میں — باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث — ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے میرے بڑھ کے رہینگے تم سے — یہ قضا وہ ہے جو بدلیگی نہ تدبیروں سے
مجھ کو حاصل نہ اگر ہوتی خدا کی امداد — کب کے تم چھید چکے ہوتے مجھے تیروں سے
ایک تنکے سے بھی بدتر تھی حقیقت میری — فضل نے اس کے بنایا مجھے شہتیروں سے
تم بھی گر چاہتے ہو کچھ تو جھکو اسکی طرف — فائدہ کیا نہیں اس قسم کی تدبیروں سے
نفس طامع بھی کبھی دیکھتا ہے روئے نجات — فتح ہوتے ہیں کبھی ملک بھی کفگیروں سے
تم مرے قتل کو نکلے تو ہو - پر غور کرو — شیشے کے ٹکڑوں کو نسبت بھلا کیا ہیروں سے
جن کی تائید میں مولا ہو انہیں کس کا ڈر — کبھی صیاد بھی ڈر سکتے ہیں نخچیروں سے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا تار برقی پیغام

مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کے متعلق

شہید کی شہادت کا سچا جواب

اس کام کو جاری رکھنا ہے جس کیلئے وہ شہید ہوا

لنڈن سے ۴ ستمبر کو ۷ بجکر ۵ منٹ کا چلا ہوا تار بنام مولانا مولوی شیر علی صاحب ۷ ستمبر ۱۰ بجے صبح بٹالہ پہنچا۔ اور مغرب کے وقت قادیان ایک آدمی لایا۔

حضور اس تار میں تحریر فرماتے ہیں :-

"ظالم امیر کے مولوی نعمت اللہ خان کو بے رحمانہ قتل کرنے کی افسوسناک خبر پہنچی۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کو اپنا قرب عطا فرمائے۔ اور ہمیں اس بڑی مصیبت پر صبر کرنے کی توفیق بخشے۔ امیر نے ہمارے بہادر بھائی کو قتل کیا ہے لیکن وہ اسکی روح کو قتل نہیں کر سکتا۔ وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا۔ کیونکہ کوئی شخص ایک سچے مسلمان کو قتل نہیں کر سکتا۔

برادران انعم کے اسوقت میں ہمیں اپنے اس فرض کو نہیں بھلانا چاہیئے۔ جو ہمارے اس مبارک بھائی کی طرف سے ہم پر عاید ہوتا ہے۔ جس نے اپنی جان خدا کے لئے قربان کر دی ہے۔ اس نے اس کام کو شروع کیا ہے جسے ہمیں پورا کرنا ہے۔ آؤ ہم اس لمحہ سے یہ مصمم ارادہ کرلیں۔ کہ ہم اسوقت تک آرام نہیں کرینگے۔ جب تک کہ ہم ان شہیدوں کی زمین کو فتح نہ کرلیں گے (یعنی وہاں احمدیت نہ پھیلا لینگے)

صاحبزادہ عبداللطیف۔ نعمت اللہ خان اور عبدالرحمن کی روحیں آسمان سے ہمیں ہمارے فرائض یاد دلا رہی ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعت ان کو نہیں بھولیگی۔

امیر کے اس قابل نفرت فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے متعلق جو کچھ تم ضروری خیال کرتے ہو۔ کرو۔ لیکن ایک ہی سچا جواب جو احمدی دے سکتے ہیں یہ ہے۔ کہ وہ اس کام کو جاری رکھیں جس کے لئے نعمت اللہ خان شہید کیا گیا ہے۔

براہ مہربانی مقبرہ بہشتی کے خاص احاطہ میں صاحبزادہ عبداللطیف اور نعمت اللہ خان کے لئے کتبے لگا دیں اور تمام احمدیوں سے درخواست کریں کہ وہ شہید مرحوم کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا کریں"

محمود احمد

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق رائٹر ایجنسی کے تار

برائٹن کا ملاحظہ

لنڈن ۳۰ اگست۔ جناب محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ جو چند روز ہوئے۔ مذاہب عالم کی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لنڈن آئے ہوئے ہیں۔ برائٹن تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے انڈین میموریل کو ملاحظہ فرمایا۔ شاہی بارہ دری میں جو پہلے ایک ہندوستانی ہسپتال تھا آپنے مذہبی رسوم ادا کیں

(الفضل) غالباً نماز کا وقت ہوگا۔ اور حضور نے وہاں نماز پڑھی ہوگی۔ جسے مذہبی رسوم کی ادائگی کہا گیا ہے۔ برائٹن وہ جگہ ہے۔ جہاں گذشتہ جنگ عظیم میں فوت ہونیوالے ہندوستانی سپاہیوں کی یادگار بنائی گئی ہے۔

امیر کابل کے خلاف انسانیت فعل کے خلاف آواز

دول یورپ و امریکہ سے اپیل

کابل کی دغابازی

لنڈن ۴ ستمبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جمعیۃ الاقوام کے صدر۔ برطانیہ عظمیٰ۔ فرانس اور اٹلی کے وزرائے اعظم اور اضلاع متحدہ امریکہ کے صدر کو برقی پیغامات بھیجے ہیں۔ جن میں نعمت اللہ خان احمدی کو احمدی ہونے کی وجہ سے حکومت کابل کے حکم سے سنگسار کرنے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور توقع ظاہر کی ہے۔ کہ یہ حکومتیں حکومت افغانستان کے اس خلاف انسانیت فعل کے خلاف احتجاج کرینگی۔ جو کہ دغابازی پر مبنی ہے۔ کیونکہ افغانستان میں مذہبی آزادی کا اعلان کیا گیا تھا۔ اور احمدیوں کو یقین دلایا گیا تھا۔ کہ ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا جائیگا ؛

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم پنجشنبہ - قادیان دارالامان - ۱۱ ستمبر ۱۹۲۴ء

فدائے احمدیت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت

شہید مرحوم کا ثبات و استقلال

زندانِ بلا سے شہید کا خط

برادرِ عزیز مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید مرحوم کا تیسرا قتل ہے۔ جو حکومتِ کابل نے علی الاعلان ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے کیا۔ پہلا قتل امیر عبدالرحمٰن خان کے عہدِ حکومت میں ملا عبدالرحمٰن صاحب کا کیا گیا تھا۔ دوسرا قتل امیر حبیب اللہ خان کے زمانہ میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کا کیا گیا اور تیسرا قتل اب امیر امان اللہ خان کے برسرِ اقتدار ہونے کی حالت میں کیا گیا ہے۔ یہ تینوں قتل اپنے اپنے رنگ میں خاص شان رکھتے ہیں۔ ملا عبدالرحمٰن صاحب کا قتل اس رنگ کی پہلی قربانی تھی جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہوئی۔ اور اسوقت ہوئی۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت نہایت ہی باریک بین آنکھیں اور نورِ ایمان سے حصہ وافر رکھنے والے دل ہی کر سکتے تھے جناب ملا صاحب موصوف نے حقانیت کے اس سورج اور صداقت کے اس چاند کو باوجود نہایت ہی تیرہ و تاریک جگہ میں رہتے ہوئے دیکھا پہچانا اور اسکی روشنی سے اس کا سینہ ایسا منور ہو گیا کہ ظلمت اور تاریکی کے فرزند ہر قسم کی ستم آرائیوں اور ظلم کیشیوں سے بھی بجھا نہ سکے۔ اور آخر وہ پاکباز اسی روشنی اور نور کی بدولت خوش و خرم دنیا کی تمام تکالیف اور آلام میں سے گذرتا ہوا اسلام پر قربان ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔

یہ ظالمانہ قتل اور سفاکانہ خون اسلئے کیا گیا۔ کہ احمدیت کا پودا کابل کی سرزمین سے اکھڑ جائے۔ اور یہ بدنصیب ملک خدا تعالیٰ کی اس نعمت سے محروم ہو جائے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آسمان سے اُتری۔ لیکن کیا ملا عبدالرحمٰن صاحب کے قتل ہو جانے پر صداقت کی متلاشی روحیں حق سے محروم ہو گئیں۔ اور روحانیت کی پیاسی ہستیاں اس چشمہ حیات سے سیراب ہونے سے رُک گئیں۔ ہرگز نہیں۔ ملا عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کے بعد جب ایک عظیم الشان انسان اور نہایت عظیم الشان انسان سے جو اپنے معتقدین کا ایک وسیع حلقہ رکھنے کے علاوہ شاہی خاندان میں بھی نہایت ہی عزت و تکریم کی نظر سے دیکھا جاتا اور اپنے تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے نہایت ہی مقدس سمجھا جاتا تھا۔ یہ مطالبہ کیا گیا کہ یا تو احمدیت کو چھوڑ دو۔ یا جان پیش کرو۔ تو انہوں نے نہایت جوانمردی سے جان پیش کر دی یہ انسان صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب تھے۔ ان کے سامنے ملا عبدالرحمٰن صاحب کی دردناک موت کا نظارہ موجود تھا۔ جو ان کا شاگرد رشید تھا۔ اور وہ خوب جانتے تھے کہ سفاک ان سے کیا سلوک کرینگے۔ لیکن انہوں نے کسی بات کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور ہر قسم کی ترغیبات اور تحریصات کو پائے استحقار سے ٹھکرا کر شمع ہدایت پر پروانہ وار قربان ہو گئے۔ اور اہل کابل کو بتلا گئے۔ کہ ملا عبدالرحمٰن صاحب کی قربانی ہمارے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کرنے کی بجائے ولولہ شوق و ذوق پیدا کر گئی ہے۔ اس کی موت ہمارے لئے قابلِ افسوس نہیں بلکہ لائق فخر ہے

یہ دونوں قتل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوئے۔ اپنی قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب سے پہلے پروانے تھے۔ جو شمع نبوت پر قربان ہوئے۔ اور اس وقت قربان ہوئے۔ جبکہ اس شمع کی روشنی کو دیکھ لینا ہی بہت بڑی بات تھی۔ چہ جائیکہ اس پر قربان ہو جانا۔ اس لئے جو فضیلت ان کو حاصل ہے۔ وہ بہت بڑی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود نے انہیں اپنے الہام شَاتَانِ تُذْبَحَانِ کا مصداق قرار دیا ہے۔ لیکن خان نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت بھی اپنے رنگ میں خاص خصوصیت رکھتی ہے کیونکہ یہ وہ پہلا شہید ہے جو جماعت کی طرف سے کابل میں قائمقام یا نمائندہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ پس جہاں ملا عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت پہلی شہادت ہونے کی وجہ سے اور صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کی شہادت ان کے اثر اور رسوخ تقویٰ و طہارت کی وجہ سے ممتاز تھی۔ اور خاص کر حضرت مسیح موعود کا مبارک زمانہ پانے کی وجہ سے درجہ خاص رکھتی تھی۔ وہاں خان نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت جماعت احمدیہ کا قائم مقام اور نمائندہ ہونے کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

مولوی نعمت اللہ خان صاحب ایک عرصہ تک قادیان میں رہکر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور اس کے بعد نمائندہ کی حیثیت سے کابل روانہ ہوئے۔ تاکہ اپنے احمدی بھائیوں کی تعلیم و تربیت کر سکیں۔ اس عزم اور اس ارادہ سے کابل جیسے ملک میں جانا جہاں دو معزز ہستیوں کو قبل ازیں نشانہ ظلم و ستم بنایا جا چکا تھا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ جان ہتھیلی پر رکھ کر اور کفن سر پر باندھ کر جانا تھا۔ مگر شہید موصوف دل میں ایک ذرہ بھی خوف و خطر لائے بغیر روانہ ہو گیا۔ اور آخر اس نے ثابت کر دیا کہ جان کے خطرہ اور موت کے خوف کی اس کے دل میں جگہ ہی نہ تھی۔ اور خدا کی راہ میں جان قربان کر دینا وہ اپنی انتہائی سعادت اور خوش بختی سمجھتا تھا۔ چنانچہ اسے یہ نعمت حاصل ہو ہی گئی

شہید موصوف نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے میں ثبات اور استقلال کا جو نمونہ دکھایا ہے۔ وہ اس قدر واضح۔ اتنا روشن اور ایسا صاف ہے کہ اس کا ذکر سُنکر دشمن کے دل سے بھی مرحبا کی صدا نکلیگی۔ بشرطیکہ اس کے شرافت اور انسانیت کے جذبات زندہ ہوں۔

شہید مرحوم کو اپنی گرفتاری سے کئی دن قبل علم ہو چکا تھا۔ کہ اس کے خلاف کوئی کارروائی ہونیوالی ہے۔ اس عرصہ میں اگر وہ چاہتا تو کابل سے چلے جانے اور کہیں روپوش ہو جانے کے لئے کافی موقعہ رکھتا تھا۔ لیکن اس نے اپنے اس فعل کو اپنی ایمانی غیرت اور اپنی شان کے خلاف سمجھا۔ اس کے بعد پولیس نے سرسری بیان لیا۔ پھر بھی شہید نے پسند نہ کیا۔ کہ جہاں اُسے سلسلہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ وہاں سے تکالیف کے ڈر یا جان کے خطرہ سے کہیں اور چلا جائے۔ اس کے بعد یہ مرحلہ آ گیا۔ کہ اس بے گناہ اور بے جرم کو گرفتار کر کے جیل خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ اور وہاں جس قدر سختی ممکن تھی کی گئی۔ مگر اس سے بھی اس کوہ وقار انسان کے پاؤں میں ذرا جنبش نہ پیدا ہوئی۔ چنانچہ اس جگہ اور اس حالت میں شہید نے اپنے ہاتھ سے جو خط لکھا۔ اس کا ایک ایک لفظ بتاتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کس قدر حوصلہ۔ کس قدر ہمت۔ کس قدر استقلال اور کیسا پختہ اور مضبوط ایمان بخشا تھا

اگلے صفحہ پر اس خط کا عکس درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کرام شہید صادق کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ان الفاظ سے اپنی آنکھوں کو منور کر سکیں۔ جو غالباً آخری الفاظ ہیں۔ اور جن کے بعد کچھ اور لکھنے کا اسے موقعہ نہیں ملا

شہید مرحوم مولوی نعمت اللہ خان صاحب کے خط کا عکس۔ جنہیں ۳۱ اگست کابل میں احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کیا گیا ۔ (الفضل [illegible]

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب معظم مکرم حضرت ......

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شرف وتکرم باد

امابعد عرض اینکہ این کمینہ داعی خادم
۲۳ بیست سہ روز میشود کہ در توقیف خانہ قید میباشد
دروازہ و روشن دان ہا نیز بند میباشد مگر یک
طبقہ دروازہ خلاصی میباشد و سخن کردن ہمراہ دیگر
ہم منع است و ہر گاہ بجہت نقض وضو و طہارت
بموقع ہم بہرہ میباشد از روز آمدن خادم در قید خانہ
تا امروز بہ چہار کوٹ ہا تبدیل کردانند ہر چند کہ تاریک
باشد خداوند تعالی برای من روشنی و اطمینان خاطر میدہد
در روز آمدن خود یک پیسہ ہم خرچہ نداشتم و مبلغ
پنجاہ روپیہ قرضدار نیز بودم و از آن روز تا حال

(۲)

...... برای من خرچ روان میکنند نمیدانم کہ چہ قدر
دیگر قرضدار ملا مذکور شدہ باشم و خود این
عاجز نیز قرضدار ہر دم میباشد و ہمیشہ
از نزد عاجز ہر روز دوکانش چیز آید نزد باید کہ شما
مہربانی کردہ از نزد ملای بیچارہ پرسان بکنند کہ چہ قدر
خرچ کردہ اند و از نزدش خط گرفتہ بحضور حضرت
خلیفۃ المسیح علیہ السلام میفرستند و دیگر بذریعہ
تار یا خط برادر ہا را از احوال خبر بدہید کہ دعا
نمایند کہ خداوند تعالی ما را در خدمت دین متین
کامیاب و ہمیشہ از خداوند تعالی در قید خانہ طلب میکنم
کہ الہی من بندہ نالائق خود در خدمت
دین کامیاب کن و این نمی خواہم کہ مرا از
قید خانہ خلاص کن و از کشتن نجات دہ

(۳)

ہمچنان عرض میکنم کہ الہی ذرات وجودم
این بندہ نالائق و گناہ کار را فدای اسلام
بکن اگر قضا الہی بموت حقیر رفتہ باشد
باید کہ از روی کرم و مہربانی کنید حقیر خادم
نابکار را در مقبرہ بہشتی در زمرہ اصحاب مسیح
موعود علیہ السلام تو نوشتہ کنید و نام خادم
و عمر سی و سہ و ولد امان اللہ و ضلع پنجشیر
و محال رخہ و دہ خوجہ و خرداربا
شہید کہ بخدمت دین خود برادر اسلام خود را معقول

(بقیہ از صفحہ ۳)

و از مرگ حقیر تر سید تا حال از خلاصی گرفتگی در بند
گری ہزار ہا درجہ لذت زیاد حاصل شد
از خداوند تعالی امید دارم کہ موتم گو کہ زیاد لذت

(۴)

حاصل شود تا الیوم سہ شنبہ دو مرتبہ از خادم
اقرار گرفتہ شنیدم کہ کتاب ہا من نیز پیدا کردہ
در محکمہ بردہ اند نمیدانم کہ از جانب خداوند تعالی
چہ خواہد فقط والسلام مورخہ یوم سہ شنبہ
۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۲

...... خاکسار نعمت اللہ احمدی

از قید خانہ

شہید مرحوم کا فارسی خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب معظم مکرم حضرت . . . . . .

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مشرف ومکرم باد

اما بعد عرض اینکہ ایں کمینہ داعی خادم ۲۳ بیست سہ روز میشود۔ کہ در توقیف خانہ قید میباشد۔ دروازہ و روشندان ہا نیز بند می باشد۔ مگر یک طبقہ دروازہ خلاص می باشد۔ وسخن کردن ہمراہ دیگرہم منع است وہر گاہ بجہت نقض وضو وطہارت بمعہ من پہرہ میباشد۔ از روز آمدن خادم در قید خانہ تا امروز بہ چار کوٹ ہا تبدیل کردہ اند۔ ہر چند کہ تاریک باشد خداوند تعالےٰ برائے من روشنی واطمینان خاطر می دہد۔ در روز آمدن خود یک پیسہ خرچہ نداشتم ومبلغ پنجاہ روپیہ قرض دار نیز بودم۔ واز آں روز تا حال . . . برائے من خرچ روان میکند۔ نمیدانم کہ چہ قدر دیگر قرضدار ملا مذکور شدہ باشم وخود ایں عاجز نیز قرضدار مردم میباشد وہمیشہ از نزد عاجز میبرند کاش چیز آید ندارد باید کہ شما مہربانی کردہ از نزد ملا ء بیچارہ پرسان بکنید۔ کہ چہ قدر خرچ کردہ اند۔ واز نزدش خط گرفتہ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام بفرستید ودیگر بذریعہ تار یا خط برادرہا را از احوال خبر بدہد۔ کہ دعا فرمایند۔ کہ خداوند تعالےٰ ما را در خدمت دین متین کامیاب وہمیشہ از خداوند تعالےٰ در قید خانہ طلب میکنم۔ کہ الٰہی بندہ نالائق خود در خدمت دین کامیاب کن۔ وایں نمی خواہم کہ مرا از بندی خانہ خلاص کن واز کشتن نجات بدہ۔ بلکہ عرض میکنم۔ کہ الٰہی ذرات وجودم ایں بندۂ نالائق وگناہ گار را فدائے اسلام بکن۔ اگر قضاء الٰہی بموت حقیر رفتہ باشد باید کہ از روئے کرم ومہربانی کتبہ حقیر خادم نابکار را در مقبرہ بہشتی در زمرۂ اصحاب مسیح موعود علیہ السلام نوشتہ کنید۔ ونام خادم وعمر سی ام ۳ و والد امان اللہ وضلع پنجشیر ومحال رخہ دہ خوجہ وخبردار باشد۔ کہ بخدمت دین خود برادر اسلام خود را استوار۔ واز مرگ حقیر نترسید۔ تا حال از خلاص گری وبندگری ہزارہا درجہ لذت زیادہ حاصل شد۔ از خداوند تعالےٰ امید دارم کہ موتم زیاد لذت حاصل شوم۔ تا یوم سہ شنبہ دو مرتبہ از خادم اقرار گرفتہ شنیدم کہ کتاب ہا من نیز پیدا کردہ در محکم بردہ اند۔ نمیدانم کہ از جانب خداوند تعالےٰ چہ خواہد۔ فقط والسلام . . .

مورخہ یوم سہ شنبہ۔ ۲۸ ذی الحج ۱۳۴۲ھ

خاکسار نعمت اللہ احمدی۔ از قید خانہ)

ترجمہ اردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب معظم مکرم حضرت . . . .

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مشرف ومکرم باد

اما بعد۔ عرض یہ ہے۔ کہ یہ کمینہ داعی اسلام تیئس روز سے توقیف خانہ میں قید ہے۔ جس کا دروازہ اور روشن دان بھی بند رہتے ہیں۔ اور صرف ایک حصہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور کسی کے ساتھ بات کرنے کی بھی ممانعت ہے۔ جب میں وضو اور طہارت کے لئے جاتا ہوں۔ تو ساتھ پہرہ ہوتا ہے۔ خادم کو قید خانہ میں آنے کے دن سے لے کر اس وقت تک چار کوٹھریوں میں تبدیل کر چکے ہیں۔ لیکن جس قدر بھی زیادہ اندھیرا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ مجھے روشنی اور اطمینان قلب دیتا جاتا ہے۔ جس دن میں قید خانہ میں آیا ہوں۔ اس دن اخراجات کے لئے ایک پیسہ بھی میرے پاس نہ تھا۔ بلکہ مبلغ پچاس روپے کا مقروض تھا۔ اور اس دن سے اب تک میرے لئے . . . . . خرچ بھیجتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اب ان کا میں کس قدر قرض دار ہو چکا ہوں اور یہ عاجز اس سے پہلے اور لوگوں کا بھی قرضدار تھا ؛ آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ مہربانی کر کے ملا بیچارہ سے دریافت کریں۔ کہ انہوں نے کس قدر میرے لئے خرچ کیا ہے۔ اس سے خط لے کر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے حضور بھیج دیں۔ علاوہ ازیں بذریعہ تار یا خط میرے احمدی بھائیوں کو میرے حال سے اطلاع دے دیں۔ تا وہ دعا فرما دیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے دین متین کی خدمت میں کامیاب کرے۔ میں ہر وقت قید خانہ میں خدا تعالےٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں۔ الٰہی اپنے نالایق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخش۔ اور قتل ہونے سے نجات دے۔ بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ الٰہی اس بندہ نالایق کے وجود کا ذرہ ذرہ اسلام پہ قربان کر ؛

پس اگر قضاء الٰہی میں خاکسار کی موت مقدر ہے۔ تو عرض ہے۔ کہ براہ کرم ومہربانی حقیر خادم نابکار کا کتبہ اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کے زمرہ میں مقبرہ بہشتی میں لگا دیا جائے۔ خادم کا نام وعمر ۳۴ سال۔ والد کا نام امان اللہ۔ ضلع پنجشیر۔ تحصیل رخہ موضع خوجہ ؛

میرے احمدی بھائی آگاہ رہیں۔ کہ خاکسار کی موت سے نہ ڈریں۔ اسوقت آزادی کی نسبت قید خانہ میں ہزارہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے امید رکھتا ہوں۔ کہ موت سے مجھے کروڑہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہو گی ؛

اس وقت تک کہ آیت دار کا دن ہے۔ دو دفعہ خاکسار کا بیان لیا گیا ہے۔ سنا ہے۔ کہ میری کتابیں بھی ضبط کر لی گئی ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کیا منظور ہے۔ فقط والسلام ؛ ۲۸ ذی الحج ۱۳۴۲ھ

(خاکسار نعمت اللہ احمدی از قید خانہ ۔)

اس مکتوب کو پڑھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ شہید مرحوم کے دل میں اسلام پر فدا ہونے اور اپنے جسم کا ذرہ ذرہ خدا کی راہ میں قربان کرنے کا کیسا شوق اور کس قدر جوش پایا جاتا تھا۔ قید خانہ میں اور ایسے قید خانہ میں جو تمام دنیا کے قید خانوں میں سے بدترین ہے۔ انتہائی درجہ کی تکالیف اور دکھ اٹھاتے ہوئے اس سرفروش کے دل میں اگر کوئی خیال آتا ہے۔ تو یہ نہیں۔ کہ مجھے ان مصائب سے مخلصی حاصل ہو۔ اور میں ظالموں کے پنجہ سے رہائی پاؤں۔ بلکہ یہی آتا ہے۔ کہ مجھے خدا کی راہ میں جان بھی قربان کر دینے کا موقعہ ملے۔ چنانچہ اس دردناک حالت میں وہ اپنی رہائی کے لئے اپنے مولا کو پکارتا ہی نہیں۔ بلکہ یہ بھی عرض کر دیتا ہے۔ کہ

" الٰہی میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخش اور قتل ہونے سے نجات دے "

پھر چاہتا کیا ہے۔ یہ کہ

" کہ اس بندہ نالایق کے وجود کا ذرہ ذرہ اسلام پہ قربان کر "

چنانچہ یہ سچی اور دل سے نکلی ہوئی خواہش درگاہ الٰہی میں مقبول ہو گئی۔ اور شہید مرحوم کے جسم کا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان ہو گیا۔ خدا تعالےٰ اس کی روح کو بلند ترین درجہ بخشے۔ اور اپنے قرب کا فخر بخشے۔

یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ جو ہمارے بھائی کو حاصل ہوئی ہے۔ اور ہمارے لئے یہ کوئی کم فخر کی بات نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہم میں سے ایک انسان کی قربانی قبول فرمائی۔ لیکن جن ناپاک ہاتھوں نے یہ خون گرایا۔ اور جن تیرہ باطنوں نے یہ قتل کیا۔ ان کے لئے اس دنیا میں بھی ذلت ورسوائی ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ کیا کابل کی سنگ دل اور ناخدا ترس حکومت سمجھتی ہے۔ کہ اس بے کس وبیکس کے خون کا بدلا لینے والا کوئی نہیں۔ اور وہ اس کی پاداش سے بچ جائے گی۔ یقیناً اسے اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ اور عزیز ذوانتقام ہستی ضرور اسے اس کا بدلا دیگی ؛

جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کے امدادی وعدے

(ــــــ)

میں جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کے اخراجات اور دیگر ضروری اشیاء کی فہرست اخبار الفضل میں شائع کر چکا ہوں۔ گو ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر ولایت پر تشریف لیجانے کی وجہ سے احباب اس فہرست کی طرف پوری توجہ نہیں دے سکے۔ مگر پھر بھی امید سے زیادہ وعدے آئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام جماعتیں اس فہرست کو مطالعہ فرما کر اپنے وعدوں سے مطلع فرما دینگی آخر جو کام پیچھے جا کر کرنا ہے۔ وہ کیوں نہ اطمینان سے ابھی سے کر لیا جائے۔ ذیل میں آج تک کے صادر شدہ وعدوں کی فہرست شائع کرتا ہوں ؛

نمبر شمار	نام معطی	شے	مقدار یا تعداد یا نرخ
۱	جماعت ڈسکہ	گھی	دو ٹین
۲	شیخوپورہ ضلع گجرات	"	"
۳	چک ۹۹ سرگودہا	"	ایک ٹین
۴	چوہدری عبداللہ خانصاحب بہلولپور	"	"
۵	چک ۱۱ جنوبی	"	"
۶	چک ۳۰ ضلع منٹگمری	"	"
۷	چک ۶۰ " "	"	دو ٹین
۸	چک ۱۰۲	"	ایک ٹین
۹	چک ۳۵ جنوبی	"	دو ٹین
۱۰	چک ۴۸	"	ایک ٹین
۱۱	چک ۵۵ محمود پور	"	"
۱۲	مستری اللہ بخش صاحب امرتسری	کاغذ	۴ رم
۱۳	ڈاکٹر غلام غوث صاحب	مکان	چھ ماہ کیلئے
۱۴	جماعت منصوری	ادرک	۴ من پختہ
۱۵	جماعت پھیرو چیچی	پیاز	دس من پختہ
۱۶	"	لہسن	دو من پختہ
۱۷	"	سرخ مرچ	۴ من پختہ
۱۸	طلباء تعلیم الاسلام	سٹیشنری	جسقدر خرچ ہو
۱۹	"	پوسٹ کارڈ لفافہ وغیرہ	"
۲۰	جماعت بنگہ	آلو	ساٹھ من پختہ
۲۱	برادرم عبدالغنی صاحب بجنور	ہریکین چمنیاں	۲۱۶ عدد
۲۲	محمد شریف صاحب بدرس پنڈ عزیز	چائے	کل خرچ
۲۳	پیر محمد اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع اٹک	حلاخ آہنی چمنی روفی لیمپ	
۲۴	زوجہ سید المرتضیٰ علی صاحب لکھنؤ	بوتل و قیف۔ نب۔ رنگ زردہ چاقو۔ چاقو۔ رنگ زردہ۔ ہانڈیاں چمنی روف لیمپ۔ بوتل و قیف۔ نب	
۲۵	بچگان خورد و کلاں جناب سید غلام حسین صاحب کیٹل فارم حصار	چاقو۔ نب۔ بوتل و قیف کھرپیاں۔ چھلکا بید۔ سلاخ آہنی۔ کف گیر۔ روف لیمپ۔ صابن۔ پاکٹ بک بتیاں دیوار گیر۔ تیل کش ہولڈر ؛	
۲۶	محمد امین خانصاحب قادیان	ہانڈیاں	مطابق ضرورت
۲۷	میاں عبداللہ صاحب پسر کریم بخش صاحب مرحوم	چائے	۱۵ عدد
		بکرم	۱۵ عدد
۲۸	جماعت کوہاٹ	چٹائیاں	حسب ضرورت
۲۹	مختلف احباب و انجمنیں	دیگ	دس عدد

نوٹ ۱۔ بعض احباب نے وہ چیزیں دینے کے متعلق لکھا ہے۔ جو اور احباب وعدہ کر چکے ہیں۔ اس کا کوئی حرج نہیں۔ ہم خود ان سے سمجھوتہ کر لیں گے۔

(۲) آٹا یا اور بعض اشیاء جو زیادہ قیمت کی ہیں۔ ان کے حصص مقرر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً آٹا فی حصہ عه گوشت فی حصہ صہ ر ؛

(۳) جناب سید غلام حسین صاحب حصار کا نمونہ قابل تقلید ہے۔ کہ ان کے ہر بچہ نے اپنے جیب خرچ سے جلسہ سالانہ کے فنڈ میں اشیاء بطور چندہ دیں ؛ والسلام

(سید محمد اسحاق۔ خادم جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء)

احمدی مجاہدین کی تبلیغی کوششوں کے نتائج ضلع فرخ آباد کے ملکانوں میں

(ــــــ)

یہ دریافت کرنے کے لئے کہ حلقہ فرخ آباد میں ملکانہ قوم کہاں تک شدھی کے گڑھے سے دور ہو چکی ہے۔ اور کس قدر اسلام سے واقف ہو گئی ہے۔ میں نے ایک خاص دورہ ۲۴ اگست سے شروع کیا۔ ہمارے بہادر مجاہدین نے کیا کیا۔ میدان ارتداد میں کس قدر کامیابی ہوئی۔ یہ کسی قدر مندرجہ ذیل اقتباس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو اس دورہ کی رپورٹ سے اخذ کئے گئے ہیں۔

۱۔ ملکانہ قوم کے چالیس بچوں نے قرآن مجید ختم کیا۔ جو بلاشبہ نہایت خوش کن بات ہے۔ ایسی قوم کے اتنے بچوں کا قرآن ختم کر لینا واقعی ایک اچنبہ ہے۔ کیونکہ وہ دن ابھی بھولا نہیں ہوگا۔ جبکہ ان لوگوں کے بچے ہندی میں محو تھے اور عربی کا ایک لفظ بھی زبان پر نہ چڑھتا تھا ؛

۲۔ تقریباً ۱۵ آدمیوں نے نماز سیکھی۔ جن میں بوڑھے اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ اللہ اللہ کہاں وہ وقت کہ کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے تھے۔ کہاں یہ دن کہ نمازیں پڑھتے ہیں اذانیں دیتے ہیں ؛

۳۔ دس گاؤں بکلی ارتداد سے بچ گئے۔ بیرپور۔ ہاتھی پور رہیا۔ سریاں۔ دہلیہ۔ واحد پور۔ ڈھلاول گھنو کا نگلہ۔ لوہار گڑھی۔ یہ گاؤں نہ صرف شدھی سے محفوظ ہو گئے۔ بلکہ اسلام پر بھی خوب مضبوط ہو گئے۔ امید نہیں۔ کہ اب آریہ لوگ انکو ہلا سکیں۔ انشاء اللہ

موضع واحد پور میں جب ہمارا مبلغ پہلے دن پہنچا ہے۔ تو یہ لوگ ہنومان کی پوجا کرتے تھے۔ دیوی کو مناتے تھے رام لیلا دیوالی وغیرہ میں شامل ہوتے تھے۔ مگر اب خدا کے فضل سے اسی گاؤں میں مسجد بن گئی ہے۔ یہ لوگ جمعہ پڑھتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کے بچے قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ الحمد للہ

۴۔ آریہ لوگ قریب قریب میدان چھوڑ گئے ہیں۔ اور اب دیہاتوں میں نظر نہیں آتے۔ ایک وقت تھا۔ جب پنڈتوں کی ٹولیاں پھرا کرتی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ لوگ بھی مایوس ہو چکے ہیں ؛

ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے مبلغین کو کس قدر کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اور احمدیہ جماعت کے ذریعہ ملکانہ قوم نے کس قدر ترقی کی ہے۔ اگرچہ ہمارے ہر مبلغ نے جانفشانی سے کام کیا ہے۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب۔ مولوی عبدالخالق صاحب۔ ڈاکٹر نور الدین صاحب۔ میاں عبدالرشید صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ حالات صرف ایک حلقے فرخ آباد کے ہیں۔ فقط

خاکسار

محمد شفیع اسلم امیر احمدی مجاہدین فرخ آباد

دیگر حلقہ جات کے انچارج اصحاب کو بھی چاہیے کہ اپنے اپنے حلقہ کے حالات اور واقعات سے اطلاع دیتے رہا کریں۔ تاکہ جماعت کو ملکانوں کی دینی تعلیم و تربیت کی ترقی کا اندازہ ہوتا رہے ؛ اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے مجاہد اصحاب کی کوششوں سے آگاہ ہو کر ان کے لئے دعا کرے۔ (ایڈیٹر)

اشتہارات

میدان ارتداد سے تریاق چشم کی تصدیق

مکرمی جناب مرزا حاکم بیگ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے ایجاد کردہ تریاق چشم کی میں بہت تعریف سنا کرتا تھا مگر جب میں نے اسے خود استعمال کیا۔ تو واقعی یہ اس تعریف سے بھی بالا نکلا۔ میدان ارتداد میں بہتوں نے اس سے روشنی پائی۔ بہت لوگوں نے آپ کو دعائیں دیں۔ افسوس ہے۔ کہ میں کثرت کار کی وجہ سے ان لوگوں کی تعداد یاد نہیں رکھ سکا۔ تریاق چشم کو میں اپنے جھولے میں رکھتا ہوں۔ سفر میں جس مریض پر استعمال کرتا ہوں۔ چنگا ہو جاتا ہے۔ ککروں کا تو نام و نشاں نہیں رہتا۔ سرخی کٹ جاتی ہے۔ خارش مٹ جاتی ہے۔ آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ خود میری آنکھیں عرصہ پانچ سال سے سخت خراب تھیں۔ ککروں کا اس قدر زور تھا۔ کہ کارڈ تک نہیں لکھ سکتا تھا۔ اور روشنی کی برداشت نہیں تھی۔ علاج کرا کرا کر تھک گیا تھا۔ آخر سخت مجبور ہو کر جناب ڈاکٹر محمد اسمعیل صاحب سے اپریشن کرایا جس سے مجھے فائدہ ہوا۔ مگر اس کے بعد میں نے تریاق چشم کا استعمال شروع کیا۔ جو سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ اب میدان ارتداد میں باوجود سخت دھوپ میں سفر کرنیکے آنکھیں تندرست رہتی ہیں۔ بلکہ یہ ککروں کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔ کاش کہ دنیا اس عجیب و غریب دوائی سے فائدہ اٹھا کر آپ کی قدر کرے۔ والسلام

خاکسار محمد شفیع اسلم۔ انسپکٹر حلقہ انسداد ارتداد۔ فرخ آباد

قیمت پانچروپے فی تولہ۔ محصولڈاک (۸/) وغیرہ بذمہ خریدار

المشتہر

میرزا حاکم بیگ احمدی۔ موجد تریاق چشم

(گرھی شاہدولہ) گجرات۔ پنجاب

[illegible] پنجاب

لوگ موتیوں کے سرمہ کو پسند کرتے ہیں

اسلئے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک تصدیق کیلئے ایک تازہ شہادت ملاحظہ ہو

ایک سکول ماسٹر کی شہادت:۔ جناب ماسٹر مولاداد صاحب۔ اول مدرس جھوک بہادر ضلع لائل پور سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کے موتیوں کے سرمہ کی یہاں بہت قبولیت ہو رہی ہے۔ پہلے جو چند آدمیوں نے منگوایا تھا سو ان کو استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک اور دوست نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ ایک تولہ سرمہ ان کو منگوا دیا جائے لہذا عرض ہے۔ کہ بوالپسی ڈاک ایک تولہ سرمہ جلد بھیجدیں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ۔ دفتر نور نور بلڈنگ۔ قادیان ضلع گورداسپور

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا

(مصدقہ حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اول حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ)

یہ سرمہ ککروں کیلئے۔ ابتدائی موتیابند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو یا آنکھ دکھتی ہو۔ سفیدی ہو۔ سرخی ہو۔ یا دھوپ کی چمک سے تکلیف ہو۔ خارش ہو۔ دھند ہو۔ انکے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول دو روپے تولہ۔ قسم دوم ایک روپیہ تولہ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو۔ بشرطیکہ اس نے باقاعدہ ایک ہفتہ تک متواتر استعمال کیا ہو۔ دو روپے سے کم نہ ہو۔ سرمہ واپس کر دے میں وصول شدہ بقیہ قیمت واپس کر دوں گا۔ اس کے مجرب ہونیپر دو شہادتیں علاوہ اپنے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں

(۱) میں نے سرمہ ممیرا بھائی احمد نور مہاجر قادیان سے لیکر دو ہفتہ تک استعمال کیا۔ اب میں خدا کے فضل سے بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ نہایت مجرب اور اعلیٰ درجہ کا سرمہ ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں۔ نہایت عمدہ سرمہ ہے۔ الہ دین احمدی سابق ہانگ کانگ توپخانہ جنگی۔

(۲) میں نے سنہ ۱۹۱۷ء میں شہر ملتان میں عینک آنکھوں پر لگوائی تھی۔ اور سنہ ۱۹۱۹ء میں جناب احمد نور سے سرمہ درجہ اول لے کر استعمال کیا۔ اور خاکسار نے عینک کو اتار دیا ہے۔ اور اب عینک کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ خاکسار محمد علی احمدی کلیانیوالی ضلع لائلپور

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضاء۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں قیمت قسم اول فی تولہ عمر

سید احمد نور کابلی احمدی۔ موجد سرمہ ممیرا

قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

بعدالت خان ذکاء الدین خانصاحب ایم۔ اے۔ ایم بی

ای۔ سب جج بہادر عدالت۔ مطالبہ حقیقہ امرتسر

فرم جہاداس کیشورام بذریعہ کیشورام سکنہ امرت سر باولی آساسنگھ۔ مدعی	بنام	فرم پیر محمد یوسف محمد افضل بذریعہ محمد افضل سکنہ قادیان ضلع گورداسپور۔ مدعاعلیہ

دعویٰ ۳۴۵/۱۵/۶

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعاعلیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکورہ بالا اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ۱۱ حاضر عدالت ہو کر پیروی یا جوابدہی مقدمہ مذکور کی نہ کرے گا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۶ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا

مہر عدالت

دستخط حاکم

وزیر تعلیم انگورہ کی زبردست کتاب

یعنی "پیراہن آتشین" از خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیم انگورہ گورنمنٹ۔ اسکے پڑھنے سے آپکو معلوم ہوگا کہ آپ اناطولیہ کے پہاڑ جنگ کو دیکھ رہے ہیں یا قسطنطنیہ میں اعلان جہاد سن رہے ہیں۔ بقول اخبار اقدام قسطنطنیہ "یہ ترکی جہاد کی بہترین تصویر اور ترک مجاہدین کی یادگار ہے" قیمت عہ

تصانیف غازی جمال پاشا وزیر بحر (ٹرکی) و سپہ سالار افغانستان

مندرجہ ذیل سات کتابوں کی مجموعی قیمت عہ

(۱) ترکوں کی جنگی تیاریاں (۲) ترکی اعلان جنگ (۳) مصر میں ترکوں اور انگریزوں کا مقابلہ (۴) بغاوت عرب یا شریف مکہ کی غداری (۵) ترکوں اور انگریزوں کی جنگ (۶) ترک انقلاب پسند (۷) جنگ بلقان

سیرت الغازی مصطفےٰ کمال پاشا

(باتصویر) ترکی اور مصر سے مستند حالات فراہم کر کے ولایتی چکنے کاغذ پر کتاب چھاپی گئی ہے۔ بقول مولانا سید سلیمان ندوی اڈیٹر رسالہ معارف "اردو نہیں بلکہ عربی میں بھی اس سے بہتر کوئی موجود نہیں" قیمت عہ

اناطولیہ میں ترکی فتوحات

ترکی و یونانی جنگ کے مستند واقعات اناطولیہ کے جنگوں کے حالات ترکوں کی فوجی تحریک بجا ہے [illegible] اناطولیہ کے عیسائیوں پر خوفناک حملوں اور فتوحات کا فوٹو وغیرہ قیمت [illegible] قتل زار روس قیمت [illegible] جاں نثار ترک یا مصر کی دردناک داستان قیمت [illegible] انگورہ میں ہندوستانی جاسوس قیمت [illegible] اسلام از مصطفےٰ کمال آزاد قیمت [illegible] ہندوستانی بیوی یعنی میم صاحبہ اور ہندوستانی عورت سے شادی کرنے کے نتائج قیمت [illegible] شریف لٹیرا یعنی بمبئی کا ایک سچا واقعہ اور عبرتناک انجام قیمت [illegible] نفسانی کشمکش یعنی لکھ پتی سیٹھ کی قابل رحم حالت اور ایک عصمت فروش پارسن کے تجسس قیمت [illegible] تصویر غم مسلمان لاڈو کی دردناک داستان قیمت [illegible] سفرنامہ انگورہ قیمت [illegible] انگریز لیڈران اسلام قیمت [illegible] تصنیفات غازی محمود درمیان کفر توڑ بت شکن [illegible] اسلام قیمت مجلد [illegible] ترکوں کی کہانیاں قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ۔ منیجر تجارت بک ایجنسی نمبر [illegible] بجنور (یو۔پی)

مختصر ضروری خبریں

منٹگمری کے قریب ہولناک ریلوے تصادم منٹگمری سے جنوب کی جانب ہڑپہ روڈ کے نزدیک ایک شدید ریلوے ٹکر ہوئی ۔ ٹکر کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے ۔ کہ ۴۲ ڈون ٹرین اپنے مقررہ وقت سے لیٹ آرہی تھی ۔ ڈرائیور کی کوشش یہ تھی ۔ کہ اس کمی کو پورا کر لیا جائے ۔ نمبر ۳۴ اپ ٹرین کے ڈرائیور نے سامنے سے دوسری ٹرین کی روشنی کو دیکھکر اپنی گاڑی کھڑی کر دی اور یہ دیکھکر کہ حادثہ ناگزیر ہے ۔ وہ کود پڑا ۔ آخر ٹکر ہوئی ۔ جس سے ڈاؤن کے مسافروں کو سب سے زیادہ نقصان پہونچا ۔ پہلی تین یا چار گاڑیاں معہ اپنے مسافروں کے بالکل ٹوٹ پھوٹ گئیں ۔ دوسری ٹرین کی صرف پہلی گاڑی کو زیادہ نقصان پہونچا ۔ یہ ٹکر رات کے ڈیڑھ بجے ہوئی ۔ اسلئے مجروحوں کو جلدی امداد نہ پہنچ سکی ۔ اس حادثہ سے سو کے قریب انسان مر گئے ۔ اور اس سے زیادہ زخمی ہوئے ۔ جنہیں ملتان اور لاہور کے ہسپتالوں میں پہنچایا گیا ۔ وہ ہندو جو اس تصادم کی وجہ سے مر گئے تھے ۔ انکے پھول ہردوار پہونچانے کے لئے ریلوے آفیسروں نے ایک ڈبہ خاص طور پر ہندوؤں کو دیا ؛

کالی کٹ میں قحط کالی کٹ میں سیلاب کی وجہ سے لوگ بھوک سے اس قدر تنگ ہیں ۔ کہ جانوروں کو مار مار کر کھانے لگے ہیں ۔ اس طرح پر ایک بیل حال ہی میں مار کر کھایا گیا ہے ؛

بمبئی کرانیکل پر ڈگریاں بمبئی کرانیکل پر ازالہ حیثیت عرفی کے دو مقدمات چل رہے تھے ان میں اس پر بالترتیب پانچ اور آٹھ ہزار کی ڈگریاں ہوئی ہیں ؛

لالہ شام لال پر فحش نویسی کا مقدمہ لالہ شام لال مینجر اخبار کیسری لاہور لالہ دینا ناتھ اسسٹنٹ ایڈیٹر کیسری کو بھی اخبار گروگھنٹال کے مقدمہ میں ملزم قرار دیکر ضمانتیں لی گئی ہیں ؛

مسٹر گاندھی کی شکست بمبئی میں کانگرس کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا ۔ کہ کانگرس کی دونوں پارٹیوں کو آپس میں لڑنا نہ چاہیئے ۔ میں خود لڑنا نہیں چاہتا ۔ اور اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں ۔ یہ ہندوستان کی بدقسمتی ہے ۔ کہ ہم میں اختلافات ہیں ۔ میں نے پنڈت موتی لال نہرو کو لکھدیا ہے ۔ کہ میں نہیں لڑوں گا ۔ بلکہ میں نے اپنے ہتھیار رکھدیئے ہیں ۔

ولیعہد بھوپال کی وفات سر محمد نصر اللہ خاں بہادر فرزند اکبر ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے دو ماہ کی علالت کے بعد ۴۷ سال کی عمر میں انتقال کیا ؛

بھرت پور کیلئے والنٹیر بھرتی کرنے والے کی گرفتاری محمد فاروق کو جس نے بھرت پور میں مسلمانوں کے جتھے بھیجنے کی تحریک کی تھی ۔ اور والنٹیروں کے نام لکھنے شروع کئے تھے ۔ بھرت پور جانے پر گرفتار کر لیا گیا ؛

گیارھویں شہیدی جتھہ کی گرفتاری گیارھواں شہیدی جتھہ یکم ستمبر کو جیتو میں بغیر کسی فساد کے گرفتار کر لیا گیا ۔

اکالی لیڈروں کا مقدمہ اکالی لیڈروں کے مقدمہ میں ۴۴ گواہوں کی شہادت استغاثہ کی طرف سے ہوئی ۔ اب ملزموں کے بیان ہو رہے ہیں ؛

پھانسی کی بجائے عمر قید گورنمنٹ ہند نے شنکر تولہ کے پوسٹ ماسٹر کے قاتل کو پھانسی کی سزا کی بجائے عمر بھر قید کی سزا دی ہے ؛

بہار میں ہیضہ بہار میں ہیضہ سے ایک ہفتہ میں ۳۴ سو سے زیادہ اشخاص مرے ہیں ؛

گاندھی اور مہاتما جنوبی ہند کے سیلابات کے متعلق بمبئی کے ایک جلسہ عام میں جسمیں مسٹر گاندھی بھی موجود تھے ۔ مسٹر جمنا داس دوار کا داس نے تقریر کرتے ہوئے مہاتما گاندھی کی بجائے صرف گاندھی جی کہا ۔ جس پر حاضرین نے شور مچا دیا ۔ مسٹر گاندھی نے انہیں مجبور کیا ۔ کہ اپنے طرز عمل کی وجہ سے مقرر سے معافی مانگیں ؛

ایک ہندوستانی عورت بنچ کی مجسٹریٹ کوچین گورنمنٹ نے شریمتی لکشمی کماری بی ۔ اے ۔ کو مدن پالی کی عدالت بنچ کے لئے نامزد کیا ہے ۔ یہ پہلی ہندوستانی عورت ہے ۔ جسے بنچ کی مجسٹریٹ بنایا ہے ؛

مسٹر فضل الحق اور مسٹر غزنوی کا استعفے آنریبل مسٹر فضل الحق اور آنریبل مسٹر غزنوی وزیر بنگال نے اپنے عہدوں سے استعفے دے دیئے اور گورنر نے استعفے منظور کرتے ہوئے صیغہ جات متعلقہ کا انتظام خود سنبھال لیا ہے ؛

ایک عورت کو سرکاری وظیفہ پروفیسر سراج دین مشن کالج لاہور کی صاحبزادی جمیلہ بیگم صاحبہ ایم ۔ اے سرکاری وظیفہ پر ولائیت ایک انگریزی ڈگری اور ٹیچر کا ڈپلومہ لینے جانے والی ہیں ؛

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب انڈیا کونسل کی ممبری کے عہدہ کی میعاد ختم کرنے کے بعد انگلستان سے واپس آگئے ہیں ۔ اور انہوں نے نواب سر مزمل اللہ خاں صاحب سے وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے عہدہ کا چارج لے لیا ہے ؛

ڈاکٹر انصاری کا کانگرس سے استعفےٰ ڈاکٹر انصاری صاحب نے کانگرس سے اس بنا پر استعفا دیدیا ہے ۔ کہ وہ کانگرس کے اس ریزولیوشن کی تعمیل نہیں کر سکتے ۔ جو کہ روزانہ چرخہ کاتنے کے متعلق احمد آباد کے گذشتہ اجلاس آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں پاس کیا گیا ؛

امسال کتنے حاجی مرے دمشق کا اخبار فتی العرب رقمطراز ہے ۔ کہ امسال ۲۲ ہزار سے زیادہ حجاج جان بحق تسلیم ہوئے ۔ ان میں بارہ ہزار جاوا کے اور بقیہ دیگر ممالک کے تھے ۔ حاجیوں کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ تھی ؛

جنگ ہسپانیہ در ریف ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹینجر رقمطراز ہے ۔ کہ مراکش کی جنگ وسعت اختیار کرتی جاتی ہے ۔ سرکاری طور پر جو تازہ ترین مراسلہ شائع ہوا ہے ۔ اس میں ملک کو فہمائش کی گئی ہے ۔ کہ وسیع پیمانہ پر جنگ کے لئے تیار ہو جائے ؛

فرانسیسی علاقہ مراکش میں بے چینی فرانسیسی مراکش کے علاقہ میں تمام فوجی چوکیوں کی امداد اور قیام کا کام دو متحرک فوجوں کے سپرد کیا گیا ہے ۔ جن کے ساتھ ایک جرمن فوج بھی رہیگی یہ اس لئے ہے ۔ کہ اگر فرانسیسی علاقہ میں بھی بغاوت پھیل جائے ۔ تو فوراً فوجی کاروائیاں کی جاسکیں ؛

وزیر اعظم اٹلی پر قاتلانہ حملہ اخبار ٹریبیون کا بیان ہے ۔ کہ سائینور مسولینی پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ۔ جبکہ آپ ۳ اگست کو روما کی طرف آرہے تھے ۔ [illegible]

چین میں جنگ شروع ہوگئی شنگھائی ۔ کہ چین میں جنگ شروع ہوگئی ہے ۔ اطالیہ نے [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)